رسالہ نمبر: 41

جنّات کا بادشاہ

اور دیگر کراماتِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبِلال

محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

(۱) جِنّات کا بادشاہ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (20 صَفْحات) اوّل تا آخِر پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ایمان تازہ ہوجائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: ''جس نے مجھ پر روزِ **جُمُعہ** دوسو ۲۰۰ بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو ۲۰۰ سال کے گُناہ مُعاف ہوں گے۔'' (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابوسَعد عبدُاللّٰہ بن احمد کا بیان ہے: ایک بار میری لڑکی فاطِمہ گھر کی چھت سے یکایک غائب ہوگئی۔ میں نے پریشان ہوکر سرکارِ بغداد حُضُور سیِّدُنا **غوثِ پاک** رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر فریاد کی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: کَرخ جاکر وہاں کے وِیرانے میں رات کے وَقْت ایک ٹیلے پر اپنے اِرد گِرد حِصار (یعنی دائرہ) باندھ کر بیٹھ جاؤ، وہاں بِسمِ اللّٰہ کہہ لینا اور میرا تصوُّر باندھ لینا۔ رات کے اندھیرے میں تمہارے اِرد گِرد جِنّات کے لشکر گُزریں گے، ان کی شکلیں عجیب

وغریب ہوں گی، انہیں دیکھ کر ڈرنا نہیں، سَحَری کے وَقت **جِنّات کا بادشاہ** تمہارے پاس حاضِر ہو گا اور تم سے تمہاری حاجت دریافت کرے گا۔ اُس سے کہنا: ''مجھے شیخ عبدُ القادِر جیلانی (قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی) نے بغداد سے بھیجا ہے، تم میری لڑکی کو تلاش کرو۔''

چُنانچہ کَرخ کے ویرانے میں جا کر میں نے حُضُورِ غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا، رات کے سنّاٹے میں **خوفناک جِنّات** میرے حِصار کے باہَر گزرتے رہے، جِنّات کی شکلیں اس قدر ہَیبت ناک تھیں کہ مجھ سے دیکھی نہ جاتی تھیں، سَحَری کے وَقت **جِنّات کا بادشاہ** گھوڑے پر سُوار آیا، اُس کے اِرد گرد بھی جِنّات کا ہُجُوم تھا۔ حِصار کے باہَر ہی سے اُس نے میری حاجت دریافت کی۔ میں نے بتایا کہ مجھے حُضُورِ غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اِتنا سننا تھا کہ ایک دَم وہ گھوڑے سے اُتر آیا اور زمین پر بیٹھ گیا، دوسرے سارے جِنّ بھی دائرے کے باہَر بیٹھ گئے۔ میں نے اپنی لڑکی کی گُمشُدگی کا واقِعہ سُنایا۔ اُس نے تمام جِنّات میں اِعلان کیا کہ لڑکی کو کون لے گیا ہے؟ چند ہی لمحوں میں جِنّات نے ایک **چینی جِنّ** کو پکڑ کر بطورِ مُجرِم حاضِر کر دیا۔ **جِنّات کے بادشاہ** نے اُس سے پوچھا: قُطبِ وَقت حضرتِ غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے شہر سے تم نے لڑکی کیوں اُٹھائی؟ وہ کانپتے ہوئے بولا: عالی جاہ! میں دیکھتے ہی اُس پر عاشِق ہو گیا تھا۔ بادشاہ نے اُس **چینی جِنّ** کی گردن اُڑانے کا حکم صادِر کیا اور میری پیاری بیٹی میرے سِپُرد کر دی۔ میں نے **جِنّات کے بادشاہ** کا شُکریہ ادا کرتے

ہوئے کہا: مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! آپ سیِّدُنا غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے بے حد چاہنے والے ہیں! اِس پر وہ بولا: **بیشک جب حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم **ہماری طرف نظر فرماتے ہیں تو جنّات تھر تھر کانپنے لگتے ہیں۔ جب اللہ تبارَک وتعالیٰ کسی قُطْبِ وَقْت کا تَعَیُّن فرماتا ہے تو جِنّ واِنس اس کے تابِع کر دیئے جاتے ہیں۔** (بَہجۃُ الاَسرار للشّطنوفی ص ۱۴۰ دارالکتب العلمیة بیروت، زبدة الآثار ص ۸۱)

تھرتھراتے ہیں سبھی جِنّات تیرے نام سے
ہے ترا وہ دَبدَبہ یاغوثِ اعظم دَسْت گیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲﴾ غوثِ پاک کا دیوانہ

سگِ مدینہ عُفِیَ عنہُ کے آبائی گاؤں کُتیانہ (گُجرات، الہند) کا ایک واقِعہ کسی نے سنایا تھا کہ وہاں ایک **غوثِ پاک کا دیوانہ** رہا کرتا تھا جو کہ **گیارھویں شریف** نہایت ہی اِہتِمام سے مناتا تھا۔ ایک خاص بات اُس میں یہ بھی تھی کہ وہ **سیِّدوں** کی بے حد تعظیم کرتا، ننّھے مُنّے سیِّد زادوں پر شَفقت کا یہ حال تھا کہ انہیں اُٹھائے اُٹھائے پھرتا اور انہیں شیرینی وغیرہ خرید کر پیش کرتا۔ اس دیوانے کا انتقال ہو گیا۔ میِّت پر چادر ڈالی ہوئی تھی، سوگوار جمع تھے کہ اچانک چادر ہٹا کر وہ **غوثِ پاک کا دیوانہ** اُٹھ بیٹھا۔ لوگ گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے، اُس نے پکار کر کہا: ڈرو مت، سُنو تو سہی! لوگ جب قریب آئے تو

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

کہنے لگا: بات دراصل یہ ہے کہ ابھی ابھی **میرے گیارہویں والے آقا**، پیروں کے پیر، پیرِ دستگیر، روشن ضمیر، قُطبِ رَبّانی، محبوبِ سبحانی، غوثُ الصَّمَد انی، قِندیلِ نورانی، شَہبازِ لامَکانی، پیرِ پیراں، میرِ میراں، اَلشَّیخ ابو محمّد عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانِی تشریف لائے تھے، اُنہوں نے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: ''**ہمارا مُرید ہوکر بغیر توبہ کیے مرگیا اُٹھ اور توبہ کرلے۔**'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ میں رُوح لوٹ آئی ہے تاکہ میں توبہ کرلوں۔ اِتنا کہنے کے بعد دیوانے نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور کلمۂ پاک کا وِرد کرنے لگا، پھر اچانک اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا اور اُس کا اِنتِقال ہوگیا۔

اگر رَحمت تری شامل ہے یا غوث رضاؔ کا خاتمہ بِالْخَیر ہوگا

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کے دیوانوں اور مُریدوں کو مبارَک ہو کہ سرکارِ بغداد علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الجوّاد کے فرمان کے مطابق **ان کا مُرید چاہے کتنا ہی گنہگار ہو وہ اُس وَقْت تک نہیں مرے گا جب تک توبہ نہ کرلے۔** (ایضاً ص ۱۹۱)

مجھ کو رُسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یُونہی
کہ وُہی نا وہ گدا بندۂ رُسوا تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۳﴾ دل میری مُٹھی میں ھیں

حضرتِ سیِّدُنا عمر بزار رحمۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک بار جُمُعَۃُ الْمُبارَک

کے روز میں **حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے ساتھ جامع مسجد کی طرف جا رہا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ حیرت ہے جب بھی میں مُرشِد کے ساتھ جُمُعہ کو مسجد کی طرف آتا ہوں تو سلام ومصافحَہ کرنے والوں کی بھیڑ بھاڑ کے سبب گزرنا مشکِل ہوجاتا ہے، مگر آج کوئی نظر تک اُٹھا کرنہیں دیکھتا! میرے دل میں اِس خیال کا آنا ہی تھا کہ **حُضُورِ غوثِ اعظم** علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور بس، پھر کیا تھا! لوگ لپک لپک کر مصافَحہ کرنے کے لیے آنے لگے، یہاں تک کہ میرے اور مُرشِدِ کریم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیم کے درمیان ایک ہُجُوم حائل ہوگیا۔ میرے دل میں آیا کہ اِس سے تو وُہی حالت بہتر تھی۔ دل میں یہ خیال آتے ہی آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم ہی تو ہُجُوم کے طلبگار تھے، **تم جانتے نہیں کہ لوگوں کے دل میری مُٹّھی میں ہیں اگر چاہوں تو اپنی طرف مائل کرلوں اور چاہوں تو دُور کردوں۔** (بَهْجَةُ الْاَسرار ص١٤٩)

کُنجیاں دل کی خدا نے تجھے دیں ایسی کر
کہ یہ سینہ ہو محبّت کا خزینہ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿٤﴾ المدد یاغوثِ اعظم

حضرتِ بشر قَرَظی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ میں شَکَر سے لدے ہوئے 14 اُونٹوں سَمیت ایک تجارتی قافلے کے ساتھ تھا۔ ہم نے رات ایک خوف ناک جنگل میں

پڑاؤ کیا، شب کے اِبتِدائی حصّے میں میرے چار لدے ہوئے **اُونٹ** لاپتا ہو گئے جو تلاشِ بسیار کے باوُجُود نہ ملے۔ قافِلہ بھی کُوچ کر گیا، شُتُربان (یعنی اُونٹ ہانکنے والا) میرے ساتھ رُک گیا۔ صُبح کے وَقت مجھے اچانک یاد آیا کہ میرے پِیرو مُرشِد **سرکارِ بغداد** حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مجھ سے فرمایا تھا: ''**جب بھی تُو کسی مُصیبت میں مبتلا ہو جائے تو مجھے پکار** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **وہ مصیبت جاتی رہے گی**۔'' چُنانچہ میں نے یوں فریاد کی: ''**یا شیخ عبدَ القادِر! میرے اُونٹ گُم ہو گئے ہیں**۔'' یکایک جانبِ مشرِق ٹیلے پر مجھے سفید لباس میں ملبوس ایک بُزُرگ نظر آئے جو اِشارے سے مجھے اپنی جانِب بُلا رہے تھے۔ میں اپنے شُتُربان کو لے کر جُوں ہی وہاں پہنچا کہ وہ بُزُرگ نگاہوں سے اَوجھل ہو گئے۔ ہم اِدھر اُدھر حیرت سے دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ چاروں گُمشُدہ **اُونٹ** ٹیلے کے نیچے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ پھر کیا تھا ہم نے فوراً اُنہیں پکڑ لیا اور اپنے قافلے سے جا ملے۔ (بَہْجَۃُ الْاَسرار ص١٩٦)

نمازِ غوثِیَّہ کا طریقہ

حضرتِ سیِّدنا شیخ ابوالحسن علی خبّاز رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو جب گُمشُدہ اُونٹوں والا واقِعہ بتایا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرتِ شیخ ابوالقاسم رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بتایا کہ میں نے سیِّدنا شیخ مُحیُ الدّین عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کو فرماتے سنا ہے: **جس نے کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کی وہ مصیبت جاتی رہی، جس نے کسی سخت**

میں میرا نام پکارا وہ سختی دُور ہوگئی، جو میرے وسیلے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے وہ حاجت پوری ہوگی۔ جو شخص دو۲ رَکعت نفل پڑھے اور ہر رَکعت میں اَلْحَمْد شریف کے بعد قُلْ ھُوَ اللہ شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود وسلام بھیجے پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چل کر (پاک و ہند سے بغداد شریف کی سَمت مغرِب وشمال کے تقریباً بیچوں بیچ ہے) میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ حاجت پوری ہوگی۔

(بَھْجَۃُ الْاَسرار ص۱۹۷، زبدۃ الآثار للشیخ عبد الحق الدھلوی ص ۱۰۹ بکسلنگ کمپنی بمبئی)

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھروں
آپ سے سب کچھ ملا یاغوثِ اعظم دَسْت گیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ کے سِوا کِسی اور سے مَدَد مانگنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے مذکورہ حِکایت کے ضِمْن میں کسی کے ذِہْن میں یہ وَسوَسہ آئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہیے کیونکہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مدد کرنے پر قادِر ہے تو پھر غوثِ پاک یا کسی اور بُزُرگ سے مدد مانگیں ہی کیوں؟ **جواباً** عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اور اِس طرح وہ نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کردیتا ہے۔ حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے مَنْع ہی

نہیں فرمایا، بلکہ قرانِ کریم میں جگہ بہ جگہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے، ہر ہر طرح سے قادرِ مُطْلَق ہونے کے باوُجود بذاتِ خود اپنے بندوں سے دینِ حق کی **مدد** کیلئے ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 26 **سُوْرَۃُ مُحَمَّد** کی آیت نمبر 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ (پ۲۶، محمّد:۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: اگر تم دینِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی مدد کرو گے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) تمہاری مدد کرے گا۔

حضرتِ عیسٰی نے دوسروں سے مدد مانگی

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ **اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے حَوارِیّوں سے مدد طلب فرمائی، چُنانچہ پارہ 28 **سُوْرَۃُ الصَّف** کی چودھویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ باری تعالٰی ہے:

قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ

ترجَمۂ کنز الایمان: عیسٰی (علیہ السلام) بن مریم (رضی اللہ تعالٰی عنہا) نے حَوارِیّوں سے کہا تھا کون ہیں جو **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف ہو کر میری مدد کریں؟ حواری بولے ہم دینِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے مددگار ہیں۔

حضرتِ موسٰی نے بندوں کا سہارا مانگا

حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ **اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جب تبلیغ کے لیے فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا تو انہوں نے بندے کی مدد حاصل کرنے کے لیے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی:

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِی ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ (پ۱۶، طٰہٰ:۲۹۔۳۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے۔ وہ کون، میرا بھائی ہارون (علیہ السلام) اس سے میری کمر مضبوط کر

نیک بندے بھی مددگار ہیں

پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی چوتھی آیتِ مبارکہ میں ارشادِ باری عَزَّوَجَلَّ ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ان کا مددگار ہے اور جبریل (علیہ السلام) اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

انصار کے معنٰی مددگار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! قراٰنِ پاک بالکل صاف صاف لفظوں میں بہ بانگِ دُہل یہ اعلان کر رہا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تو مددگار ہے ہی مگر باِذْنِ پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ ساتھ ہی ساتھ **جبریلِ امین** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **مقبول بندے** (اَنْبِیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیائے عُظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی) اور فِرِشتے بھی مددگار ہیں۔ اب تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ وَسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی مدد کر ہی نہیں سکتا۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ جو مسلمان مَکّۂ مُکرَّمہ سے ہجرت کر کے مدینۂ منوَّرہ پہنچے وہ **مُہاجِر** کہلائے اور ان کے مددگار **انصار** کہلائے

اور یہ ہر سمجھ دار جانتا ہے کہ ''انصار'' کے لُغوی معنیٰ ''مددگار'' ہیں۔

؎ اللہ کرے دل میں اُتر جائے مِری بات

اَھلُ اللّٰہ زندہ ھیں

اب شاید شیطان دل میں یہ ''وَسوَسہ'' ڈالے کہ زندوں سے مدد مانگنا تو دُرُست ہے مگر بعدِ وفات مدد نہیں مانگنی چاہیے۔ آیتِ ذَیل اور اس کے بعد والے مضمون پر غور فرمالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس وَسوَسے کی جڑ بھی کٹ جائے گی۔ چُنانچِہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت 154 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو خدا (عزوجل) کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

اَنبیاء حیات ھیں

جب شُہَداء کی زندگی کا یہ حال ہے تو اَنۢبِیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جو کہ شہیدوں سے مرتبہ وشان میں بِالْاِتّفاق اعلیٰ اور برتر ہیں ان کے حیات (یعنی زندہ) ہونے میں کیوں کر شُبہ کیا جاسکتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام بَیہقی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوی نے حیاتِ اَنۢبِیاء کے بارے میں ایک رِسالہ لکھا ہے اور ''دلائلُ النُّبوۃ'' میں فرماتے ہیں کہ اَنۢبِیاء علیہمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام شُہَداء کی طرح اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس زِندہ ہیں۔ (اَلْحاوی لِلفتاوی لِلسُّیوطی ج۲ ص۲۶۳، دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ لِلبَیہقی ج۲ ص ۳۸۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اولیاء حیات ہیں

حضرتِ شاہ ولیُّ اللّٰہ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''ہَمعات'' کے ہَمعہ نمبر 11 میں گیارہویں والے غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی شانِ عَظمت نشان بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: حضرتِ مُحیُ الدّین عبدُالقادِر جیلانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

اَنَدْ وَلِهٰذا گُفتَه اَنْدْ کِه اِیشاں دَرْ قَبرِ خُودْ مِثْلِ اَحیاء تَصرُّف مِیْ کُنَنْد۔

ترجمہ: وہ شیخ مُحیُ الدّین عبدُ القادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی ہیں، لِہٰذا کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی قَبر شریف میں زِندوں کی طرح تصرُّف کرتے ہیں (یعنی زندوں ہی کی طرح با اختیار ہیں)

(ھمعات ص ٦١ اکادیمیة الشاہ ولیُّ اللّٰہ الدھلوی بابُ الاسلام حیدر آباد)

بَہر حال اَنْبِیاءِ کِرام علیھمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیاءِ عُظام رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی حیات (یعنی زندہ) ہوتے ہیں اور ہم مُردوں سے نہیں بلکہ زندوں سے مدد مانگتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے انہیں حاجت روا اور مشکل کُشا مانتے ہیں۔ ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کے بِغیر کوئی نبی یا ولی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا نہ ہی کسی کی مدد کر سکتا ہے۔

امام اعظم نے سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم سے مدد مانگی

کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اَعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں مدد کی درخواست کرتے ہوئے ''قصیدۂ نُعمان'' میں عرض کرتے ہیں: ؎

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی جُدْلِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاکَ

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْکَ لَمْ یَکُنْ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

یعنی اے جنّ واِنس سے بہتر اور نعمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے خزانے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو آپ کو عنایت فرمایا ہے اُس میں سے مجھے بھی عطا فرمائیے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جو راضی کیا ہے آپ مجھے بھی راضی فرمائیے۔ میں آپ کی سخاوت کا امّیدوار ہوں، آپ کے سوا **ابو حنیفہ** کا مخلوق میں کوئی نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امام بُوصیری نے مدد مانگی

حضرتِ سیِّدُنا امام شَرَفُ الدّین بُوصیری رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے شُہرۂ آفاق ''قصیدۂ بُردہ'' میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مدد کی درخواست کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں: ؎

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے تمام مخلوق سے بہتر، میرا آپ کے سوا کوئی نہیں جس کی میں پناہ لوں مصیبت کے وقت

(قصیدۂ بُردہ ص۳۶)

امدادُاللہ مُہاجر مکّی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اپنے دِیوان ''نالۂ امداد'' میں عرض گزار ہیں: ؎

لگا تکیہ گناہوں کا پڑا دن رات سوتا ہوں
مجھے اب خوابِ غفلت سے جگا دو یا رسولَ **اللہ**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۵﴾ لوٹا قِبلہ رُخ ہوگیا

ایک بار جِیلان شریف کے مَشائِخ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کا **ایک وَفْد** حُضُور سیِّدُ نا **غوثِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی **خدمتِ** سراپا **عَظمت میں** حاضِر ہوا، اُنہوں نے آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے لوٹے شریف کو غیرِ قبلہ رُخ پایا (تو اُس کی طرف آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی توجُّہ دلائی اِس پر) آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے خادِم کو جَلال بھری نظر سے دیکھا۔ وہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے جَلال کی تاب نہ لاتے ہوئے ایک دم گرا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب ایک نظر لوٹے پر ڈالی تو وہ خود بخود **قبلہ رُخ** ہوگیا۔ (بَہْجَۃُ الْاَسرار ص ۱۰۱)

خدارا! مرہَمِ خاکِ قدم دے جگر زخمی ہے دل گھائل ہے یا غوث

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لوٹا قِبلہ رُخ رکھا کیجئے

سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دیوانو! یقیناً مَحبَّت کا اعلیٰ دَرَجہ یِہی ہے کہ اپنے محبوب کی ہر ہر ادا کو خوش دلی کے ساتھ اپنا لیا جائے۔ لہٰذا ہوسکے تو لوٹے کی ٹونٹی ہمیشہ **قبلہ رُخ** رکھا کیجئے۔ حُضُور **مُحَدِّثِ اعظم پاکستان** حضرت مولانا سردار احمد صاحِب رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ لوٹے کے علاوہ اپنے نَعلَینِ مُبارَکَین بھی **قبلہ رُخ** ہی رکھا کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ ان دونوں اولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہما کی اِتّباع میں حتَّی الْاِمکان اپنے لوٹے اور جُوتیوں کا رُخ قبلہ ہی کی طرف رکھتا ہے۔ بلکہ

خواہش یہی ہوتی ہے کہ ہر چیز کا رُخ جانبِ قبلہ رہے۔

قِبلہ رُو بیٹھنے والے کی حِکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنا چہرہ بھی مُمکِنہ صُورت میں قِبلہ رُخ رکھنے کی عادت بنانی چاہئے کہ اِس کی بَرَکتیں بے شُمار ہیں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراہیم زرنوجی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نَقْل فرماتے ہیں: **دو طَلَبہ** علمِ دین حاصِل کرنے کیلئے پردیس گئے، دونوں ہم سبق رہے، جب چند سالوں کے بعد وطن لوٹے تو ان میں ایک **فَقِیہ** (یعنی زبردست عالِم و مُفتی) بن چکے تھے جبکہ دوسرا عِلم و کمال سے خالی ہی رہا تھا۔ اُس شہر کے عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام نے اِس اَمر پر خوب غَور و خَوض کیا، دونوں کے حُصولِ علم کے طریقۂ کار، اندازِ تکرار اور اُٹھنے بیٹھنے کے اَطوار وغیرہ کے بارے میں تحقیق کی تو ایک بات نُمایاں طور پر سامنے آئی کہ جو **فَقِیہ** بن کر پلٹے تھے اُن کا معمول یہ تھا کہ **وہ سبق یاد کرتے وَقْت قِبلہ رُو بیٹھا کرتے تھے** جبکہ دوسرا جو کہ کورے کا کورا پلٹا تھا وہ قبلے کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنے کا عادی تھا۔ چُنانچِہ تمام عُلَماء و فُقَہاء رَحِمَھُمُ اللہُ تعالٰی اِس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ **یہ خوش نصیب اِستِقبالِ قِبلے** (یعنی قبلے کی طرف رُخ کرنے) کے **اِہتمام کی بَرَکت سے فَقِیہ بنے کیوں کہ بیٹھتے وَقْت کعبۃُ اللہ شریف کی سَمْت مُنہ رکھنا سنّت ہے۔** (تعلیمُ المُتعلّم ص٦٨)

''بیتُ اللّٰہِ الکریم'' کے 13 حُروف کی نِسبت سے قِبلہ رُخ بیٹھنے کے 13 مَدَنی پھول

۞ سرکارِ مدینہ، سُلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عُمُوماً قبلہ رُو ہو کر بیٹھتے تھے۔[1]

تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(۱) مجالِس میں سب سے مُکرَّم (یعنی عزّت والی) مجلس (یعنی بیٹھک) وہ ہے جس میں قِبلے کی طرف مُنہ کیا جائے۔[2]

(۲) ہر شے کے لئے شَرَف (یعنی بُزُرگی) ہے اور مجلس (یعنی بیٹھنے) کا شَرَف یہ ہے کہ اس میں قِبلے کو مُنہ کیا جائے۔[3]

(۳) ہر شَے کیلئے سرداری ہے اور مجالس کی سرداری اس میں قِبلے کو مُنہ کرنا ہے۔[4]

۞ مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دورانِ بیان وتدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قِبلے کی طرف رکھیں تا کہ ان سے عِلْم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ قِبلہ ہو سکے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حافِظ سَخاوی علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوی فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ و

مـــــــــدینـــــه

[1]: اِحیاءُ العلوم ج۲ ص۴۴۹ دار صادر بیروت [2]: اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ٦ ص ١٦١ حدیث ٨٣٦١ دارالکتب العلمیة بیروت [3]: اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ١٠ ص ٣٢٠ حدیث ١٠٧٨١ داراحیاء التراث العربی بیروت [4]: اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج٢ ص٢٠ حدیث٢٣٥٤

سلَّم **قِبلے** کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنہیں عِلْم سکھارہے ہیں یا وَعْظ فرمارہے ہیں **اُن کا رُخ قِبلے کی طرف رہے۔**[۱]

۞ **حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر** رضی اللہ تعالٰی عنہما اکثر قِبلے کو مُنہ کر کے بیٹھتے تھے۔[۲]

۞ **قرانِ پاک** نیز درسِ نظامی کے مُدرِّسین کو چاہئے کہ پڑھاتے وقت بہ نیّتِ اِتّباعِ سنّت اپنی پیٹھ جانبِ قِبلہ رکھیں تاکہ مُمکِنہ صورت میں طَلَبہ کا رُخ قِبلہ شریف کی طرف رَہ سکے اور طَلَبہ کو قِبلہ رُخ بیٹھنے کی سنّت، حکمت اور نیّت بھی بتائیں اور ثواب کے حقدار بنیں۔ جب پڑھا چکیں تو اب قِبلہ رُو بیٹھنے کی کوشش فرمائیں۔

۞ **دینی طَلَبہ** اسی صورت میں قِبلہ رُو بیٹھیں کہ اُستاذ کی طرف بھی رُخ رہے ورنہ عِلْم کی باتیں سمجھنے میں دُشواری ہوسکتی ہے۔

۞ **خطیب** کیلئے خُطبہ دیتے وَقْت کعبے کو پیٹھ کرنا سنّت ہے اور مُستَحَب یہ ہے کہ سامعین کا رُخ خطیب کی طرف ہو۔

۞ **بِالخُصُوص**، تِلاوت، دِینی مُطالَعہ، فتاوٰی نَویسی، تصنیف و تالیف، دُعا و اَذکار اور دُرُود وسلام وغیرہ کے مواقع پر اور بِالعُموم جب جب بیٹھیں یا کھڑے ہوں اور کوئی

۱: اَلمَقاصِدُ الحَسَنة ص۸۸ دارالکتاب العربی بیروت

۲: الادب المفرد ص ۲۹۱ حدیث ۱۱۳۷ مدینۃ الاولیاء ملتان

رکاوٹ نہ ہوتو اپنا چہرہ **قِبلہ رُخ** کرنے کی عادت بنا کر آخِرت کیلئے ثواب کا ذخیرہ اکٹھّا کیجئے۔ (قبلہ کی دائیں یا بائیں جانب 45 ڈگری کے زاوِیے (یعنی اینگل) کے اندر اندر رہوں تو قِبلہ رُخ ہی شُمار ہوگا)

۞ **ممکن** ہوتو میز کُرسی وغیرہ اس طرح رکھئے کہ جب بھی بیٹھیں آپ کا مُنہ **جانبِ قِبلہ** رہے۔

۞ **اگر** اتّفاق سے کعبہ رُخ بیٹھ گئے اور حُصولِ ثواب کی نیّت نہ ہوتو اَجْر نہیں ملے گا لہٰذا اچھّی اچھّی نیّتیں کر لینی چاہئیں مَثَلاً یہ نیّتیں: ﴿۱﴾ ثوابِ آخِرت ﴿۲﴾ ادائے سنّت اور ﴿۳﴾ تعظیمِ کعبہ شریف کی نیّت سے قِبلہ رُو بیٹھتا ہوں۔ دِینی کُتُب اور اسلامی اَسباق پڑھتے وقت یہ بھی نیّت شامل کی جاسکتی ہے کہ قِبلہ رُو بیٹھنے کی سنّت کے ذَرِیعے علمِ دین کی بَرَکت حاصل کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

۞ **پاک** و ہند نیز نیپال، بنگال اور سری لنکا وغیرہ میں جب کعبے کی طرف مُنہ کیا جائے تو ضِمناً مدینۂ منوّرہ کی طرف بھی رُخ ہو جاتا ہے لہٰذا یہ نیّت بھی بڑھا دیجئے کہ تعظیماً مدینۂ منوّرہ کی طرف رُخ کرتا ہوں۔

بیٹھنے کا حسیں قرینہ ہے ۔۔۔ رُخ اُدھر ہے جدھر مدینہ ہے

دونوں عالم کا جو نگینہ ہے ۔۔۔ میرے آقا کا وہ مدینہ ہے

رُو بَرُو میرے خانۂ کعبہ ۔۔۔ اور اَفکار میں مدینہ ہے

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

نُسخۂ بغدادی

(اِنْ شَآءَاللہ عزَّوَجَلَّ سال بھر تک آفتوں سے حفاظت)

ربیعُ الْغوث کی گیارھویں شب (یعنی بڑی رات) سارا سال مُصیبتوں سے حفاظت کی نیّت سے سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کر کے اُسی رات کھالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عزَّوَجَلَّ سارا سال مُصیبتوں سے حفاظت ہو گی۔ گیارہ نام یہ ہیں:

﴿1﴾ سیِّد مُحیُ الدِّین سُلطان ﴿2﴾ مُحیُ الدِّین قُطب ﴿3﴾ مُحیُ الدِّین خواجہ ﴿4﴾ مُحیُ الدِّین مخدُوم ﴿5﴾ مُحیُ الدِّین وَلی ﴿6﴾ مُحیُ الدِّین بادشاہ ﴿7﴾ مُحیُ الدِّین شیخ ﴿8﴾ مُحیُ الدِّین مولٰنا ﴿9﴾ مُحیُ الدِّین غَوث ﴿10﴾ مُحیُ الدِّین خلیل ﴿11﴾ مُحیُ الدِّین۔

نُسخۂ بغدادی کی مَدَنی بہار

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: 11 ربیعُ الْغوث ۱۴۲۵ھ (2003ء) کی سالانہ گیارھویں شریف کے موقع پر میں دعوتِ اسلامی کی جانب سے کورنگی بابُ الْمدینہ کراچی میں ہونے والے اجتِماعِ ذِکر و نعت میں حاضر تھا، اجتِماعِ ذِکر و نعت میں سُنّتوں بھرے بیان کے دَوران **''بغدادی نُسخہ''** بتایا گیا۔ بیان کے بعد سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ میں بَیعت کروانے کا سلسلہ شُروع ہوا، اِسی دَوران بیٹھے بیٹھے مجھے اُونگھ آگئی، سر کی

آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں! کیا دیکھتا ہوں کہ گیارھویں والے **غوثِ پاک** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جلوہ فرما ہیں اور انہوں نے چادر پھیلا رکھی ہے، میں نے بڑھ کر چادر تھام لی مجھے ایسا لگا کہ اور بھی بَہُت سارے لوگوں نے چادر تھام رکھی ہے مگر کوئی نظر نہیں آ رہا تھا! مائیک سے آنے والی آواز کے مطابِق میں نے بَیعت کے الفاظ دہرائے، جب بَیعت کا سلسلہ خَتْم ہوا تو میں نے ہمّت کرکے بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کی: **یا مُرشِد!** میری زَوجہ اُمّید سے ہیں، دردِ زِہ کی وجہ سے بَہُت سخت تکلیف ہو رہی ہے، ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے۔ کرم فرمایئے! ارشاد ہوا: ''ابھی جو **نُسخۂ بغدادی** بیان کیا گیا ہے اُس کے مطابق عمل کرو۔'' میں نے عَرض کی: میرے پیارے پیر صاحِب! رات کافی گزر چکی ہے اور اس نسخے پر تو راتوں رات عمل کرنا ہے، فرمایا: ''تمہارے لیے اجازت ہے کہ آج دن کے وَقْت گیارھویں تاریخ خَتْم ہونے سے پہلے پہلے اِس نسخے پر عمل کرلو۔ اور سُنو! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **بِغیر آپریشن کے دو جُڑواں بچّوں کی وِلادت ہوگی۔ ایک کا حسّان** اور دوسرے کا نام **مشتاق** رکھنا، دونوں کی گردنوں پر میرا قدم ہوگا۔'' میں نے گھر پہنچ کر دن کے وَقْت **نُسخۂ بغدادی** کے مطابق گیارہ کھجوریں کھلادیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کھجوریں کھاتے ہی راحت نصیب ہوگئی پھر وقت آنے پر بِغیر آپریشن کے بہت آسانی کے ساتھ وِلادت ہوگئی اور خدا کی قسم! میرے مُرشِدِ پاک غوثِ اعظم دستگیر (دَسْت۔گیر) عَلَیْہِ رَحمَۃُ القَدِیر کی دی ہوئی غیب کی خبر کے مطابق دو جُڑواں بچّے پیدا ہوئے۔ سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے حسبُ الْاِرشاد

میں نے ایک کا حسّان اور دوسرے کا نام مشتاق رکھا۔

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے   جدھر چاہو رکھو قدم غوثِ اعظم

جِیلانی نُسخہ

(پیٹ کی بیماریوں کے لیے)

ربیعُ الغوث کی گیارھویں رات تین ۳ کھجوریں لے کر ایک بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، ایک مرتبہ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، پھر گیارہ بار یَاشَیْخ عَبْدَالْقَادِر جِیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَد (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر ایک کھجور پر دم کیجئے، اس کے بعد اسی طرح دوسری اور تیسری کھجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دم کر دیجئے، یہ کھجوریں راتوں رات کھانا ضروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پیٹ کی ہر طرح کی بیماری (مثلاً پیٹ کا درد، قبض، گیس، پیچش، قے، پیٹ کے اَلسَر وغیرہ) کے لیے مفید ہے۔

آپ جیسا پِیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھِروں   آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دَسْت گیر

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۴ ربیع الغوث ۱۴۲۷ھ

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سُنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) فیضانِ مدینہ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net